فون نمبر ۹۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۱

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ — روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۷ وفا ۱۳۴۵ش | ۱۷ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ | ۷ جولائی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۵۵

اخبار احمدیہ

–○ ربوہ ۶ جولائی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج صبح چند یوم کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس عرصہ کے لئے حضور نے محترم مولانا ابو العطاء صاحب کو ربوہ میں امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

–○ ربوہ۔ مورخہ ۴ جولائی بروز دوشنبہ بعد نماز عصر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی صاحبزادی عزیزہ امۃ المجیب شاہدہ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں دیگر احباب جماعت کے علاوہ از راہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ عزیزہ موصوفہ کا نکاح محمد اسلم صاحب جاوید (ابن مکرم میاں محمد عالم صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر ساکن دار الصدر غربی ربوہ) حال مقیم انگلستان کے ساتھ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے گزشتہ سال پڑھا تھا۔

مورخہ ۴ جولائی کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے تشریف لانے پر تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ محمد صدیق صاحب نے کی، مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعائیہ نظم کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب جماعت اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

–○ ربوہ ۶ جولائی۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس آج صبح نو بجے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ کل آپ وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز کوئٹہ تشریف لے جائیں گے۔ احباب بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے دعا کریں۔

محترم مولانا شمس صاحب کے فرزند صلاح الدین شمس بغرض حصول تعلیم اپنے برادر اکبر مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس کے پاس جانے کے لئے کل صبح لاہور سے عازم شکاگو (امریکہ) ہو رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور وہ بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز اصل میں رب العزّت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا

انسان کو چاہیئے کہ خدا سے نماز میں لذت و ذوق حاصل کرنے کی دعا مانگے

"نماز کیا چیز ہے۔ نماز اصل میں رب العزّت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کریگا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا۔ جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے۔ اسی طرح پھر گریہ و بکا کی لذت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو۔ اسی طرح اس بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہے۔ اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کرکے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا۔ اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئیگا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی۔"

(الحکم جنوری ۱۹۰۳ء)

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ جولائی۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی حالت میں دو تین دن سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ طبیعت ویسی ہی چل رہی ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ مزید علاج کے لئے لاہور لے جانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ درد اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ جولائی ۱۹۶۶ء

زیادہ عقل بھی بعض وقت روک بن جاتی ہے

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ایم بی بی ایس لاہور نے جو ایک عرصہ مودودی صاحب کی جماعت کے سرگرم رکن رہے ہیں حال میں ایک کتاب "تحریک جماعت اسلامی" شائع کی ہے جس کا ایک اقتباس ہفت روزہ الاعتصام کی وساطت سے درج ذیل کیا جاتا ہے :-

"میرے نزدیک نہ مختلف مسلمان ملکوں کو جغرافیائی و وطنی وحدت مان کر ان کے بقاء و استحکام کی سعی وجہد کفر ہے اور نہ ہی مسلمان قوم کو ایک وحدت ملی مان کر اس کی فلاح و بہبود کی کوشش دائرہ اسلام سے خارج لیکن تمام مقاصد میں سب سے اعلیٰ مقصد اور تمام کوششوں میں سب سے بڑی کوشش اعلائے کلمۃ اللہ کا مقصد اور شہادت حق علی الناس کی کوشش ہے۔ یہ بات جس طرح آج سے پہلے صحیح تھی۔ اسی طرح آج بھی حق ہے کہ امت مسلمہ کی غرض تاسیس ہی یہ ہے کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر و تومنون باللہ اور وکذالک جعلنکم امۃ وسطاً لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیداً۔ تم ہو بہتر سب امتوں سے جو بھیجی گئی عالم میں حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہو بُرے کاموں سے اور ایمان لاتے ہو اللہ پر۔ اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو امت معتدل تاکہ ہو تم گواہ لوگوں پر اور ہو رسول تم پر گواہی دینے والا۔

اور آج جبکہ امت بحیثیت مجموعی اپنے اصل فرض منصبی کو نہ صرف یہ کہ ادا نہیں کر رہی بلکہ عملاً اس کے برعکس کوششوں میں مصروف ہے۔ اس امت میں سے صحیح راہ پر وہی ہیں جو کم از کم ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون کے مصداق بن جائیں اور چاہیئے کہ رہے تم میں ایک جماعت ایسی جو بلاتی رہے نیک کام کی طرف اور حکم کرتی رہے اچھے کاموں کا اور منع کریں برائی سے اور وہی پہنچے اپنی مراد کو۔"

(تحریک جماعت اسلامی بحوالہ الاعتصام یکم جولائی ۱۹۶۶ء ص ۱۳)

اس کے بعد حضرت حمزہؓ کی شہادت پر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ ذکر کرکے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ اما حمزۃ فلا بواکی لہ یعنی آہ حمزہؓ پر رونے والا کوئی نہیں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب فرماتے ہیں۔

"بالکل یہی حال آج اس دین کا ہے جو بڑی شان سے "جزیرہ نمائے عرب" سے نکلا تھا لیکن آج ایسا "غریب الغربا" بن گیا ہے کہ اس کے لئے رونے والا کوئی نہ رہا۔ فرمان نبی بدا الاسلام غریباً وسیعود کما بداء تو مجسم اور مشکل نگاہوں کے سامنے موجود ہے۔ لیکن آنکھیں ان غربا کو ترس رہی ہیں۔ جو اس غربت اور اجنبیت کے دور میں اس غریب کے ہمدرد و مونس و غمخوار اور فطوبیٰ للغربا کی نوید کے حقدار بن سکیں۔ لیکن یہ دین بیگانوں کی ناخوشی کا کیا شکوہ کرے۔ جبکہ اس کے اپنوں کی خفگی کا یہ عالم ہے اور وہ اپنے قومی ملکی اور ملی مسائل میں ایسے گم ہیں کہ انہیں ان کی ہمدردی تک کا وقت نہیں ملتا۔ اور کبھی ان میں سے چند راہ رو چند قدم اس کے ساتھ چلتے بھی ہیں۔ تو جلدی تھک ہار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور یہ پھر ویسے کا ویسا تنہا رہ جاتا ہے۔" (اقتباس تحریک جماعت اسلامی بحوالہ الاعتصام یکم جولائی ۱۹۶۶ء ص ۱۲)

آج یہ باتیں کوئی نئی نہیں ہیں۔ مدت سے ہم مسلمان اہل علم حضرات سے یہ فریاد سنتے آئے ہیں۔ مگر اس کا کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہوا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہے؟

اس سوال کا جواب آسان ہے اور سامنے کا ہے مگر افسوس ہے کہ جواب ایسا ہے جس کو لوگ آسانی سے قبول نہیں کرتے۔ آج ہی نہیں بلکہ ہمیشہ سے ایسا ہی چلا آیا ہے۔ انسان دراصل سہل انگار واقع ہوا ہے۔ اور ڈھلوان کی طرف جلد لڑھک جاتا ہے۔ اور اپنی عادات میں آسودہ ہو کر کسی قدر خود پسند ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی عقل کو تو پوجنے لگتا ہے۔ مگر جب کوئی عقل کی بات اسکو سمجھائی جائے تو اُسے "کھکر" ٹال دیتا ہے۔ بلکہ اکثر اوقات وہ مخالفت پر تل جاتا ہے۔ چنانچہ آپ تاریخ مذاہب کا مطالعہ کریں۔ تو یہی داستان بار بار اپنے آپ کو دہراتی ہوئی نظر آئے گی۔ کہ جب کوئی مصلح ربانی آکر للکارتا ہے کہ لوگو تم غلط راستہ پر جا رہے ہو اپنا راستہ بدلو اور صراط مستقیم کی طرف آؤ تو وہ اکثر بھڑک اٹھتا ہے اور کہتا ہے "پیچھے چلے ہیں یہ ہمیں سمجھانے" چنانچہ جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کو پکارا تو یہی ہوا۔ بڑے بڑے سردارانِ عرب اژدہے کی طرح پھنکارتے لگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو مایوسی اوپر کے حوالوں میں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے بیان فرمائی ہے۔ جب ایسی مایوسی چھا جاتی ہے تو انسانی تدابیر کی تلواریں کند ہو جاتی ہیں۔ عقلمندوں کے بس میں رہتا ہی نہیں کہ وہ اس مایوسی کو امید ورجا میں بدل کر قوم کو از سر نو زندگی بخش دیں۔ اس لئے یہ ایسا وقت ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ دکھاتا ہے۔ وہ اپنی سنت کے مطابق کسی آدمی ہی کو اصلاح کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ مگر ہر دفعہ اس کے فرستادہ کے ساتھ اکثر لوگ وہی سلوک کرتے ہیں۔ جو ہمیشہ سے فرستادگانِ حق کے ساتھ ہوتا آیا ہے۔ حیرت یہ ہے کہ وہ لوگ بھی جو قوم کی اصلاح کے لئے دن رات غم کھاتے رہے ہیں۔ اکثر حقیقت سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔

انہی ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا معاملہ ہی لے لیجئے۔ ایک وقت میں صاحب مودودی جماعت کے بڑے سرگرم رکن تھے۔ مگر آخر کار آپ کو محسوس ہوا کہ اس جماعت کا عمل وہ نہیں ہے۔ جس کا وہ دعوےٰ کرتی ہے۔ بلکہ وہ ملک و قوم کو غلط راستہ پر چلانا چاہتی ہے۔ آپ یہ دیکھ کر علیحدہ ہو گئے۔ اور اب اپنے تاثرات پر مشتمل متذکرہ بالا دستاویز شائع کی ہے۔

ہم نے اوپر جو اقتباسات دیئے ہیں۔ وہ اسی دستاویز سے ہیں۔ اور یہ اقتباسات ظاہر کرتے ہیں کہ آپ کا دل ابھی تک مطمئن نہیں ہے۔ آپ جو کچھ چاہتے ہیں وہ آپ کو کہیں نظر نہیں آتا۔ آپ کے دل میں ایک تمنا ہے ایک جوش ایک ارادہ ہے مگر آپ اس کے نکاس کا کوئی ذریعہ نہیں پا رہے ایسا کیوں ہے؟ اس کا جواب بھی آسان ہے اور وہی جواب ہے جو ہم پہلے اشارۃً بیان کر چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ اسلام کے دلدادہ تو ہیں مگر اسی طرح جس طرح کوئی شخص کسی لذیذ پھل کا دلدادہ ہو۔ مگر محض سنی سنائی باتوں سے دلدادہ ہو گیا ہو۔ اس کے مزے سے ابھی اس کے کام و دہن آشنا نہ ہوئے ہیں۔ یا کسی نے اس پھل کا صرف چھلکا ہی دیکھا ہو اور چھلکے کے رنگ و بو سے قیاس کرتا ہو۔ کہ جس پھل کا یہ چھلکا ہے وہ ضرور لذیذ ہوگا۔ اور اگر ایسے میں کوئی آکر یکایک پکار اٹھے کہ آؤ میں تم کو وہ لذیذ پھل کھلاؤں تو اس کو یقین نہ آتا ہے۔ بلکہ اس کی ظاہری حالت دیکھ کر اس کو جھٹلانے لگ جائے۔ فرض کیجئے کہ وہ پھل صرف شاہی باغ ہی میں مل سکتا ہے۔ جس میں سوائے بادشاہ کے کوئی جا نہیں سکتا۔ یا وہ جا سکتا ہو جس کو بادشاہ اجازت دے۔ اب اگر کوئی شخص وہ پھل کھانا چاہتا ہو مگر اس کو اس کے حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو۔ اور وہ مایوس ہو چکا ہو۔ تو ایسے میں اگر کوئی بظاہر معمولی سا آدمی آکر دعوےٰ کرے کہ میں وہ پھل تم کو کھلا سکتا ہوں تو عموماً ایسا ہوگا کہ وہ مایوس انسان اس پر یقین نہیں کرے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس کو جھٹلانے پر تل جائے۔ اور دونوں میں معرکہ آرائی شروع ہو جائے۔ ایک اور شخص ہو سکتا ہے جو دعوےٰ کرنے والے پر یقین کر لیتا ہے اور اس کے ساتھ ہو لیتا ہے اور وہ پھل کھا لیتا ہے۔ اور اس کی لذت سے محظوظ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا عرفان ایک پھل ہے جو نہایت لذیذ ہے لوگ اس پھل کے چھلکوں کی خوشبو اور اس کے رنگ سے اندازہ کرتے ہیں کہ پھل واقعی لذیذ ہوگا مگر جب کوئی انہیں بتاتا ہے کہ وہ چاہیں تو پھل کھا سکتے ہیں۔ جب وہ پکارتا ہے کہ آؤ میں تم کو اللہ تعالیٰ کا چہرہ دکھاؤں تو اکثر عقلمند اس کا مذاق اڑانے لگتے ہیں۔ اور اپنی عقلی تدابیر میں

(باقی دیکھیں ص ۷ پر)

نزول ابن مریم اور ظہور مہدی

کے متعلق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں

(مکرم الحاج حکیم مولوی عبد اللطیف صاحب گجراتی)

نزول ابن مریم۔ خروجِ دجال وحمارِ دجال۔ ظہور یاجوج وماجوج۔ دابۃ الارض اور ظہور مہدی سے متعلق اخبار غیبیہ امتِ محمدیہ کے تمام قرنوں اور طبقوں میں چودہ سو سال سے شائع ہوتی چلی آرہی ہیں بلکہ ان معتقدات میں شامل ہیں جن سے انکار دائرۂ اسلام وحلقۂ ایمان سے خارج ہو جانے کا موجب ہے۔ ان میں سے نزول ابنِ مریمؑ کی پیشگوئی کتب معتبرہ بخاری ومسلم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے والّذی نفسی بیدہٖ کے حلف کے ساتھ ارشاد فرمائی ہے۔ متذکرہ بالا تمام اخبارِ غیبیہ کی اس تواتر سے احادیثِ صحیحہ میں امت کو اطلاع دی گئی ہے جس سے انکار قرآن کریم کی دوسری آیت میں وارد شدہ حکم یؤمنون بالغیب کی خلاف ورزی کے مترادف ہے اور ایمانیات کو چھوڑ دینے کا باعث ہے۔

مُسندِ حضرت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ میں صرف دجال کی پیشگوئی سے متعلق قریباً ایک سو احادیث متعدد ثقہ راویوں سے وارد ہیں۔ یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض کے ظہور سے متعلق تو قرآن کریم میں تین مقامات پر نصِ صریح موجود ہے۔ علمائے اسلام نے ان تمام اخبار غیبیہ کو ایمانیات میں شامل کیا ہے اور کوئی کتاب حدیث وتفسیر وعقائد ان کے بیان سے خالی نہیں جس میں ان پیشگوئیوں پر ایمان لانے کی صراحت سے تاکید نہ کی گئی ہو۔

یہ تمام اخبارِ غیبیہ اور پیشگوئیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رؤیائے صادقہ اور کشوفِ صحیحہ پر مشتمل ہیں۔ اور حضور نے خود رؤیا اور کشوف کی بناء پر ہی امت کو ان سے اطلاع دی ہے۔

یہ بات مسلّمات سے ہے کہ ہر نبی اور رسول کا رؤیا اور کشف بھی وحی کی ہی ایک قسم ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں اوصن ورّاء حجاب میں موجود ہے۔ رؤیا اور کشوف اکثر قابلِ تعبیر اور تاویل طلب ہوتے ہیں اور اس کی متعدد مثالیں قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں موجود ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا رؤیا۔ حضرت ابراہیمؑ کا رؤیا۔ تعبیر کے ساتھ پورے ہوئے نیز فرعون مصر اور حضرت یوسف علیہ السلام کے دو ساتھی قیدیوں کے رؤیا بھی تعبیر کے ساتھ پورے ہوئے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مندرجہ ذیل دس رؤیائے مبارکہ کا احادیثِ صحیحہ میں بیان موجود ہے جو سب کے سب تعبیر کے ساتھ معرضِ وجود ومنصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئیں۔

(۱) ابوجہل کے لئے خوشۂ انگورِ جنت دیا جانا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے پورا ہوا۔

(۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ پیراہن کو زمین پر گھسیٹے جا رہے ہیں تعبیر تقوےٰ تھی۔

(۳) حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کا ڈول اور چرسہ کے ذریعہ پانی کھینچنا تعبیر امر خلافت تھی۔

(۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا دودھ کا پیالہ دینا تعبیر علم دین تھی۔

(۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا اللہ تعالےٰ تجھے ایک قمیص پہنائے گا مُراد خلافت تھی۔

(۶) حضورؐ نے خود کو دو سونے کے کنگن پہنے دیکھا جو پھونک سے اُڑا دئے تعبیر دو مفتری علی اللہ مسیلمہ کذّاب اور اسود عنسی تھے جو آپؐ کے صحابہؓ کے ذریعہ ہلاک کر دئے گئے۔

(۷) چند گائیں ذبح ہوتی دیکھیں تعبیر وہ صحابہ کرام ہے جو جنگِ اُحد میں شہید ہوئے۔

(۸) تلوار کی شکست دیکھی جو دوسری بار ہلانے سے درست ہو گئی تعبیر جنگِ اُحد کا واقعہ ہائلہ تھا۔

(۹) بیت اللہ شریف میں ایک مینڈھا ذبح ہوتے دیکھا مراد حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما تھے۔

(۱۰) لمبے ہاتھوں والی زوجۂ مطہرہ سے مراد اُمّ المساکین واُمّ المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا تھیں جو سب سے زیادہ سخی تھیں۔ سوائے حضور کی فتح مکّہ والی رؤیا مبارکہ کے جو ظاہری الفاظ میں پوری ہوئی آپ کی اکثر رؤیا تعبیر کے ساتھ پوری ہوئیں۔

اب نزول ابن مریم اور خروج دجال وخرِ دجال ویاجوج وماجوج اور دابۃ الارض وغیرہا کی پیشگوئیوں اور ان اخبار غیبیہ کے متعلقات کا ایک آسان حل پیش کیا جاتا ہے جس کو پیشِ نظر رکھنے سے کسی حق پرست کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ کسی خبرِ غیب اور پیشگوئی کے وقوع میں انکار کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ انکار یا تردّد اور تذبذب صرف اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ جب ان پیشگوئیوں کو جو کشوف اور رؤیا کی بناء پر کی گئی ہیں۔ ظاہری الفاظ میں پورا ہوتے دیکھنے کی تمنّا کی جاتی ہے جیسا کہ آج سے دو ہزار سال پہلے قوم یہود ایک ایسی ہی پیشگوئی کی بناء پر جو ایک نبی حضرت ایلیا یا الیاس علیہ السلام کا کشف تھا اُسے ظاہری الفاظ میں واقع ہونے کے شدید منتظر ہیں اور روزانہ دیوارِ گریہ سے سر ٹکرا ٹکرا کر اسکے ظہور کی دعائیں کرتے رہتے ہیں اور اس طرح وما دعآء الکافرین الّا فی ضلالٍ کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔

واضح ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ اخبارِ غیبیہ یا پیشگوئیاں تین نوع پر منقسم ہیں۔ اور جب اس امر کو پورے طور پر ذہن نشین کر لیں تو معاملہ بالکل صاف ہو کر ہمارے سامنے آجاتا ہے اور پھر کوئی اِغلاق اور ابہام باقی نہیں رہتا۔

اِن پیشگوئیوں میں سے پہلی قسم کی اخبارِ غیبیہ وہ ہیں جو من وعن اپنے ظاہری الفاظ میں پوری ہوئیں جس کی دو مثالیں میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں: حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالکؓ کو کسریٰ شاہِ ایران کے سونے کے کنگن پہنائے جانے کی اطلاع دی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں حرف بحرف پوری ہوئی۔ نیز آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو قیصر وکسریٰ اور یمن کے بادشاہ کے خزانوں کو فتح کر کے تقسیم کرنے کی خبر دی یہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں من وعن پوری ہوئی۔ ان ہر دو اخبار غیبیہ اور پیشگوئیوں میں خبر اور خرق عادت دونوں موجود تھے۔ ان دونوں کے جمع ہونے کی اطلاع دی گئی تھی جو جوں کی توں پوری ہو گئی۔ اس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں۔

حضورؐ کی فرمودہ پیشگوئیوں کی دوسری قسم وہ ہے جس کا نصف حصّہ تو ظاہری الفاظ میں پورا ہوا اور نصف خواب اور کشف کی طرح تعبیر کے ساتھ معرضِ ظہور میں آیا اس کی بھی دو مثالیں پیشِ خدمت ہیں۔ حضور نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اللہ تعالےٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا بعض لوگ اسے اتارنا چاہیں گے ان کے کہنے میں نہ آنا۔ جہاں تک اس پیشگوئی کے نصف حصّہ کا ظہور ہونا مقدر تھا وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وجود میں برنگِ ظاہر پورا ہوا لیکن قمیص پہنائے جانے کی خبر برنگِ تعبیرِ خواب۔ خلافت کے رنگ میں ظاہر ہوئی۔

دوسری مثال حضور کی ایک زوجۂ مطہرہ سے متعلق ہے۔ حضورؐ نے ازواجِ مطہراتؓ کے سوال پر فرمایا میرے بعد تم میں سے لمبے ہاتھوں والی سب سے پہلے وفات پا کر مجھ سے آملے گی۔ اس وقت لمبے ہاتھوں سے مُراد ظاہری لمبے ہاتھ لئے گئے لیکن جب چھوٹے ہاتھوں والی اُمّ المساکین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات سب سے پہلے ہو گئی اس وقت یہ عقدہ کھلا کہ پیشگوئی میں لمبے ہاتھوں سے مُراد سخاوت تھی۔ اس پیشگوئی میں امتِ محمدیہ کو ایک نہایت زریں سبق دربارِ نبویؐ سے ملا کہ جن پیشگوئیوں کی بنیاد رؤیا وکشوف پر ہو اس میں اجتہادی غلطی کا اور ان کو ظاہر پر قیاس کرنے سے ٹھوکر لگنے کا امکان ہے جیسا کہ اس پیشگوئی کے متعلق چھ ماہ تک جبکہ یہ پیشگوئی پوری نہ ہو گئی یہی سمجھا گیا کہ لمبے ہاتھوں سے مُراد ظاہری طور پر لمبے ہاتھ ہیں۔ یہاں یہ خاکسار بادب عرض کرتا ہے کہ اگر صحابہ کرام اور ازواجِ مطہرات کا جو بلا واسطہ تلامیذ الرسول تھے چھ ماہ تک اجتہادی غلطی میں مبتلا رہنا ممکن ہے تو علمائے اہلِ اسلام کیونکر اس سے بری ہو سکتے ہیں۔ کیا ان کا تقوےٰ صحابہ کرام

اور اہلِ بیت سے بڑھ کر ہے۔ انہیں ہرگز نہیں۔ یہ دو مثالیں حضورؐ کی اُن پیشگوئیوں کی ہیں جن کا نصف حصہ ظاہری الفاظ میں اور نصف تعبیراً و تاویلاً پورا ہوا۔

تیسری قسم کی اخبارِ غیبیہ اور پیشگوئیاں ہیں جو یقیناً سب کی سب تعبیر طلب اور قابلِ تاویل ہیں نزولِ ابنِ مریم۔ خروجِ دجال۔ صفاتِ دجال۔ صفاتِ حمارِ دجال دابۃ الارض۔ یاجوج و ماجوج اور ان کی صفات سب کی سب خوابوں کی طرح تعبیر کے ماتحت تو سَو فیصدی درست سمجھی جا سکتی ہیں لیکن ان کو ظاہری الفاظ میں پورا ہوتے دیکھنے کے لئے قیامت تک انتظار بھی کافی نہ ہوگا۔

حقیقت یہ ہے کہ اِن تیسری قسم کی اخبارِ غیبیہ کی سب باتیں تعبیر طلب تھیں۔ جنہیں اجتہادی غلطیوں کی بناء پر پہلی قسم کی پیشگوئیوں میں شامل کر لیا گیا اور یہ اجتہادی غلطیاں اور تعبیر کی خطائیں عیسیٰ ابنِ مریم اور مسیح ابنِ مریم وغیرہ کے ناموں سے پیدا ہوئیں اور یہ سمجھ لیا گیا کہ مسیح یا عیسیٰ ابنِ مریم سے مراد امتِ موسویہ کا مسیح یا عیسیٰ ابنِ مریم ہیں۔ حالانکہ عربی زبان اور محاورہ میں کامل مشابہت کی وجہ سے حرفِ تشبیہ حذف کر دیا جاتا ہے۔ اور اس کی مثالیں قرآن کریم اور حدیث شریف اور عربی لٹریچر میں بڑی کثرت سے موجود ہیں۔

قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے یہود کو اُن تمام خطاؤں کا مرتکب قرار دے کر مخاطب کیا گیا ہے جو اُن سے کئی ہزار سال پہلے آبا و اجداد سے سرزد ہوئیں۔ حدیث شریف میں حضورؐ کا ایک موقعہ پر اپنی ازواجِ مطہرات کو انکن لانتن صواحب یوسف سے خطاب موجود ہے۔ یہاں پر خود حضورؐ نے کَ یا کَمَا حروفِ تشبیہ کو حذف فرما دیا ہے۔ اسی طرح قیصرِ روم ہرقل کے دربار میں حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی جو گفتگو قبل از اسلام ہوئی۔ اس سے متاثر ہو کر خود حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حضورؐ کا نام ابنِ ابی کبشہ رکھ دیا حالانکہ یہ شخص حضورؐ سے کافی عرصہ پہلے فوت ہو چکا تھا۔

پس اگر ہم اِن تیسری قسم کی پیشگوئیوں کو خواب و کشوف کی طرح قابلِ تعبیر و تاویل طلب قرار دے دیں تو پھر کسی طرح کا ابہام اور اغلاق باقی نہیں رہتا اور تمام حقیقت آئینہ بن کر ہمارے سامنے آ جاتی ہے اور سلامتی کا راستہ ہے۔ ورنہ ان کو ظاہر کی کرنے کے سوائے انکار کے کوئی چارہ کار نہیں یا پھر نومن ببعض و نکفر ببعض کے منافقانہ طریق کو اپنانا پڑے گا۔ . . . .

اب سُنئے اِن تیسری قسم کی زیرِ بحث پیشگوئیوں کے قابلِ تاویل و تعبیر طلب ہونے کے قرائن۔ دلائل اور شواہد۔

مسیح ابنِ مریم اور دجال وغیرہ کی پیشگوئیوں کے تعبیر طلب ہونے کی سب سے پہلی اور واضح دلیل تو خود اس پیشگوئی کے الفاظ میں موجود ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصح الکتب بعد کتاب اللہ بخاری شریف میں خود ارشاد فرمائے جو یہ ہیں۔

حدثنا عبد اللہ ابن مسلمۃ عن مالک عن نافع عن عبد اللہ ابن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ارانی اللیلۃ عند الکعبۃ فرأیت رجلاً ادم کاحسن ما انت راءٍ من ادم الرجال لہٗ لمۃٌ کاحسن ما انت راءٍ من اللمم قد رجلہا تقطر ماءً متکئاً علی رجلین او علی عواتق رجلین یطوف بالبیت فسألت من ھذا فقیل المسیح ابن مریم ثم اذا انا برجلٍ جعدٍ قطط اعور العین الیمنیٰ کانّہٗ عنبۃٌ طافیۃٌ فسألت من ھذا فقیل المسیح الدجّال۔

(تیسیر الباری ترجمہ صحیح البخاری از مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی پارہ ۲۸ صفحہ ۹۹ ۱۳۶۳)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو مَیں نے دیکھا مَیں کعبہ کے پاس ہوں اتنے میں ایک گندمی رنگ کا شخص بہت اچھا گندمی رنگ جو تم نے دیکھا ہو آیا۔ سر پر کاندھوں تک بال بہت اچھے بال جو تم نے دیکھے ہوں اُن میں کنگھی کی ہوئی پانی ٹپک رہا ہے دو مردوں پر ٹیکا دیئے ہوئے یا یوں فرمایا دو مردوں کے کاندھوں پر ٹیکا دیئے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے مَیں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون شخص ہیں انہوں نے کہا مسیح مریم کے بیٹے۔ اتنے میں اور ایک شخص دکھائی دیا جو بہت گھنگریالے بالوں والا داہنی آنکھ کا کانا تھا اس کی آنکھ ایسی تھی جیسے پھولا ہوا انگور۔ مَیں نے پوچھا یہ کون ہے انہوں نے کہا یہ مسیح دجّال ہے۔ (ترجمہ از مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی صفحہ مذکورہ)

اس حدیث شریف بمطابق بخاری شریف میں حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کتاب التعبیر میں لائے ہیں معمولی توجہ اور ادنیٰ غور و خوض سے یہ بات صاف طور پر ظاہر ہو جاتی ہے کہ مسیح ابنِ مریم اور دجال جن کو بیت اللہ کا طواف کرتے حضورؐ نے رؤیا میں دیکھا ہر دو وجود نہیں جن کو زمانہ نبوی سے آج تک یقین کیا گیا۔ کیونکہ نہ تو کوئی مسلمان کسی دو مومن مسلمانوں کے کندھوں پر ٹیک لگائے طواف بیت اللہ شریف کیا کرتا ہے اور نہ ہی دجال جو شیطان کی طرح سخت کافر عنید و شدید ہے کعبہ کا طواف کر سکتا ہے بلکہ دوسری احادیث صحیحہ متواترہ کی رو سے وہ بیت اللہ چھوڑ مکہ شریف اور مدینہ منورہ میں داخل بھی نہیں ہو سکتا۔ اِس صحیح حدیث کا حل یہی ہے کہ مسیح موعود بیت اللہ (جس سے مراد اسلام ہے) کی حفاظت کے لئے سعی اور تگ و دو کرے گا اور دجال جو دشمنِ اسلام ہے وہ اسلام کی تخریب اور بربادی کے لئے جد و جہد کو عمل میں لائے گا نیز دوسری احادیث سے اس بات کا بھی واضح ثبوت ملتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال اپنی قوم کے نمائندہ کے طور پر دکھلایا گیا ہے۔ دجال ایک فرد واحد نہیں بلکہ فرقہ عظیمہ کا نام ہے جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں جمع کے الفاظ آئے ہیں۔

(باقی)

لہ دجال اور دجال کے گدھے کے متعلق تمام اخبارِ نبوی کی تاویل خود اس زمانہ کے اکثر علماء کر چکے ہیں۔ اور گدھا سے مراد ریل ہوائی جہاز اور دخانی جہاز اور دجال سے انگریز اور مغربی اقوام لے چکے ہیں جن کے حوالہ جات طالبانِ حق کی خدمت میں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ منہ

لیڈر (بقیہ صہ)

منہمک رہتے ہیں مگر وہ گوہرِ مقصود نہیں پا سکتے اور مایوسی کا ہی شکار چلے جاتے ہیں۔

آج سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی آواز پر دنیا کو پکارا ہے۔ ایک فریق نے آپ کی آواز کو سُنی ان سُنی کر دیا ہے ایک فریق آپ کا مذاق اُڑاتا ہے اور آپ پر طرح طرح کے حملے کرتا ہے۔ مخالفت میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑتا مگر یہ سب کے سب لوگ مایوسی کا شکار چلے جاتے ہیں اور ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی طرح دستِ حسرت ملتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کی نکبت اور زوال کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ جو مصلح کھڑا ہوتا ہے وہ ناکام ہوتا ہے یا غلط راستہ پر گامزن ہے اس لئے وہ کوئی راہ نہیں پاتے۔

ایک فریق ہے جس نے آپ کی آواز پر لبیک کہا ہے وہ مایوس نہیں ہے۔ بلکہ نہایت پُر امید ہے اس لئے وہ فعّال ہے۔ اس نے دنیا کے تمام کناروں پر اسلامی مشن قائم کئے ہیں۔ دسوں زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے ہیں۔ سینکڑوں مساجد یورپ۔ افریقہ۔ امریکہ میں تعمیر کی ہیں۔ کروڑوں انسانوں تک اسلام کا پیغام پہنچایا ہے مگر ڈاکٹر اسرار احمد شاید اس لئے اس جماعت میں نہیں آتے کہ یہ جماعت مانتی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسی کام کے لئے کھڑا کیا ہے اور جماعتِ احمدیہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی کام کے لئے معرضِ وجود میں لائی گئی ہے۔

وہ اپنی آنکھوں سے یہ اعجاز دیکھتے ہیں مگر ان کے پاؤں کی زنجیر وہی چیز بنی ہوئی ہے جو ہمیشہ عقلمندوں کے پاؤں کی زنجیر بن جاتی ہے۔ یعنی یہ کہ یہ شخص کہتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے۔ ہم یہ نہیں مانتے۔ کاش ایسے دوستوں کے راستہ سے یہ روک ہٹ جائے۔ اور یہ لوگ بھی اسلام کی فتح کی امیدوں سے فعّال بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے واقعی کوئی کام کر جائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔

تزکیہ نفس اور قومی اتحاد کیلئے
قرآن کریم سے وابستگی ضروری ہے

آغا سیف اللہ خاں صاحب مربی سلسلہ احمدیہ خانپور ۔ ضلع رحیم یار خاں

قرآن مجید کی علت غائی یہ ہے کہ انسانیت کو گمراہی اور ضلالت کی تاریک اور بھیانک وادیوں سے نکال کر اسے ایک پُرنور اور روشن راستہ پر ڈال دے (البقرہ ۲۵۸) یہ راہ حیات ابدی اور فلاح و سلامتی کی راہ ہے۔ جس پر چل کر انسان ایک ایسی منزل پا لیتا ہے۔ جہاں پر اس کے لئے خوف اور حزن کا کوئی مقام نہیں۔ اس منزل میں پاکباز انسان کے لئے دائمی مسرتیں ہیں۔ اور غیر متناہی روحانی درجات مقدر ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا مومنوں سے وعدہ ہے کہ ان کی تمام ظلمتیں کافور ہو جائیں گی اور قرآنی تعلیمات پر عمل کے نتیجہ میں ان کا تزکیہ نفوس ہوگا۔ اور ان کی اخلاقی اور روحانی حالت سنور جائے گی۔ ایسے افراد کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ الٰہی نور سے فیضیاب ہوں گے اور اس نور کے طفیل وہ دین و دنیا میں عزت و سرفرازی حاصل کریں گے۔

یہ عظیم الشان الٰہی کتاب نہ صرف پاکبازوں کے لئے ابدی فلاح کی بشارت عظمیٰ دیتی ہے بلکہ گناہوں میں ملوث اور مایوس انسانوں کو بھی قنوطیت کو ختم کرنے کا حکم دیتے ہوئے حقیقی توبہ اور استجابت الی اللہ کا مژدہ جانفزا بھی سناتی ہے اور پھر ان راہوں کو بھی متعین کر دیتی ہے جس سے بیتاب و مضطرب روح انسانی کو وصل الٰہی ہو اور وہ رضائے الٰہی کے عطر سے ممسوح ہو کر مقام مطمئنہ حاصل کر لے۔ جہاں اس کے لئے دائمی سکون ہے (دخان ۵۲)

حقیقی پاکیزگی اور تقدس کے حصول کی خاطر ضروری ہے کہ قرآن کریم کی صدق دل سے اطاعت کا جوا اپنی گردنوں میں ڈالا جاوے۔ کیونکہ یہی راہ سب خوبیوں سے آراستہ تمام عیوب سے مبرا اور ہر شک و شبہ سے پاک ہے۔ چنانچہ اللہ کریم فرماتا ہے ھدًی للمتقین کہ قرآن وصل الٰہی کی ان تمام طالب ارواح کے لئے صراط مستقیم ہے جو اسکے خوف سے لرزاں اور اسکی رحمتوں اور مغفرتوں کی امید لئے گناہوں سے کنارہ کشی چاہتے ہیں۔ موجودہ زمانہ کے مامور ربانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"جس قدر نفس امارہ کی بیماریاں اور اُسکے جذبات اور اسکی روحی یا روحانی آفات ہیں یا جو کچھ ان کا علاج اور اصلاح کی تدبیریں ہیں اور جس قدر تزکیہ و تصفیہ نفس کے طریق ہیں اور جس قدر اخلاق فاضلہ کے انتہائی ظہور کی علامات و خواص و لوازم ہیں یہ سب کچھ باستیفائے تام قرآن مجید میں بھرا ہوا ہے"

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ ص۲۵-۲۱)

ہر قسم کی ضلالتوں سے بچنے اور عرفان الٰہی کے چشمہ سے سیراب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنی احکامات پر ثابت قدمی اور استقلال سے عمل پیرا ہوں اور قرآن کو ہی اپنا مقصود قرار دیں "لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کے اتباع سے برکات الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر اترتے ہیں" (سرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۲۳ تا ۲۴)

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم ہی وہ افضل۔ اکمل اور اتم نور ہدایت ہے جسکے نتیجہ میں الٰہی سلوک کی منازل دنوں میں طے ہوتی ہیں۔ اور یہ وہ آسمانی مائدہ ہے جو ہر پاکباز انسان کے لئے کھلا ہے اور جو کسی لمحہ بھی اپنے معتقدات کو روحانی ثمرات سے محروم نہیں رکھتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کہ قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اور اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود قرآن سے نہ بھاگو

(کشتی نوح صفحہ ۵۵)

اسلامی معاشرہ کے ثبات اور ترقی کے لئے اسکے افراد میں پاکیزگی نفس اور قومی اتحاد کا پایا جانا اشد ضروری ہے۔ پس جیسے تزکیہ نفس کے لئے قرآن سے محبت رکھنا اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہونا واجب ہے قومی استحکام اور امن و عافیت کے بھی قرآن ہی ذریعہ اصلاح ہے اگر کوئی قوم خواہاں ہے کہ وہ باہمی انتشار و افتراق سے محفوظ رہے اور اس میں قومی وحدت و یکجہتی کا غلبہ نظر آوے تو ضروری ہے کہ وہ اعتصموا بحبل اللہ جمیعاً و لاتفرقوا (آل عمران ۱۰۴) کی دائمی تقدت صدا کو یاد رکھے۔

قرآن حکیم کے ذریعہ ایک ایسا بے نظیر معاشرہ قائم ہوتا ہے جو ایک جنت کا نمونہ ہوتا ہے جس میں بنی نوع کے لئے امن و سکون دائمی خوشحالی اور لازوال مسرتیں ہوتی ہیں۔ انسانی قلوب سے حسد و کینہ۔ بغض و عداوت اور تمام اخلاق رذیلہ مفقود ہو جاتے ہیں اور ان میں باہمی اخوت و محبت اور مودّت و شفقت کے ایسے پودے لگائے جاتے ہیں جو تناور درخت بن کر بنی آدم کے لئے بہترین سائے اور شیریں پھل مہیا کرتے ہیں۔

اسلامی تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے مطابق اس الٰہی وسیلہ کو مضبوطی سے تھاما اور اپنی اطاعت کو کتاب اللہ و سنت رسول کے لئے محفوظ رکھا اور یہ اصول اپنایا کہ جس کو قرآن عزت دے گا۔ ہم بھی اس کی عزت کو قائم رکھیں گے مسلمانوں کو دنیا میں غلبہ اقتدار عزت و وقار۔ جاہ و حشمت اور شان و شوکت حاصل رہی قرآن میں وہ برگزیدہ کلام اللہ ہے جس نے نسلی۔ لسانی۔ علاقائی اور قومی تعصبات کو جڑ سے اکھیڑ دیا اور توحید الٰہی اور ربوبیت عامہ کا درس دے کر طبقاتی کشمکش کو ختم کیا۔ عجمی و عربی اسود و احمر اور شرقی و غربی کا تفاوت مٹ گیا۔ آقا و غلام کی ناجائز بندشیں ختم ہو کر باہمی اُخوت قائم ہوئی۔ پس مسلمانوں کی موجودہ مشکلات کا حل قرآن کریم ہی ہے اور ان کے لئے باہمی اختلافات۔ انتشاد اور دشمن کی فضاء سے نجات کا ایک ہی ذریعہ یعنی قرآن پاک ہے ضروری ہے کہ وہ اپنے اختلافات کے لئے قرآن کو ہی محک اور کسوٹی قرار دیں۔

بلاشبہ قرآن کریم کی تلاوت باعث برکت اور الٰہی فضلوں کے جذب کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن معارف الٰہیہ لطائف و دقیقہ اور اسرار قرآنیہ کی تفہیم کے لئے قرآن کریم پر تدبر کی خاطر انتہائی محنت درکار ہے مگر اس شرط سے کہ ہم الٰہی محبت کو تمام دنیاوی علائق پر ترجیح دیں۔ اور حقیقی طور پر والذین اٰمنوا اشد حبا للہ کا مصداق بنیں۔ فہم قرآنی کا انحصار محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی وحی خفی پر ہے اور اس خاص فضل کے مورد صرف اللہ تعالیٰ کے مقرب اور صالح بندے ہوتے ہیں جیسا کہ آیت لا یمسّہ الا المطہرون سے ثابت ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ سچی بات ہے اور ہمیں تاہم ہوں کہ چالاکی سے علوم القرآن نہیں آتے۔ دماغی قوت اور ذہنی ترقی قرآنی علوم کو جذب کرنے کا اکیلا باعث نہیں ہو سکتا۔ اصل ذریعہ تقویٰ ہی ہے۔ متقی کا معلم خدا ہوتا ہے۔

(الحکم ۱۳ مارچ ۱۹۰۱)

ہماری جماعت کی غرض احیائے اسلام ہے۔ اسلئے ہمارا اولین فرض ماڈی منفعتوں سے بے پرواہ ہو کر راستہ کی مشکلات کو نظر انداز کرتے ہوئے۔ اپنی استعداد کے مطابق قرآنی علوم کے حصول اور اس کی اشاعت کو اپنا مطمح نظر بنائیں اور خیرکم من تعلّم القرآن وعلّمہ کی ہدایت نبوی پر عامل ہو کر امت محمدیہ کا بہترین حصہ ثابت ہوں۔ ہماری قلیل کوشش بھی کثیر ثمرات پیدا کرے گی۔ کیونکہ بعثت مسیح موعودؑ کے ذریعہ غلبہ قرآن مقدر ہو چکا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"مجھے اسلئے بھیجا گیا ہے کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیاں دنیا کو دکھاؤں"

الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۳ء

دعا ہے کہ خداوند کریم ہمیں قرآن کریم کو سمجھنے۔ عمل کرنے اور اسکی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے تا ہم اپنی فضلوں کے وارث بنیں۔

درخواستہائے دعا

۱۔ میری بہن اور بھائی علی الترتیب ایم۔ اے اور ایم ایس سی (فائنل) (دفعہ سالانہ) کا امتحان پشاور یونیورسٹی سے دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دونوں کے لئے دعا فرماویں کہ خداتعالیٰ کریم اپنے فضل و کرم سے دونوں کو اعلیٰ نمبروں میں کامیاب فرماوے۔ آمین۔

محمد انور ہاشمی

قائد خدام الاحمدیہ ملتان

۲۔ خاکسار کے بھائی چوہدری محمد اسلم صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور آجکل فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں مسلسل علاج کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہے بلکہ کمزوری بڑھ رہی ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ سے دلی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

عابد دارالرحمت وسطی ربوہ

انفرادی مطالبات کو پورا کرنا ممکن نہیں

دفتر دوم کی انیس سالہ کتاب میں شمولیت کیلئے صحیح راہ عمل

انیس سالہ کتاب دفتر دوم کے بارے میں اعلانات پڑھ کر احباب جماعت انفرادی طور پر اپنے حسابات کا مطالعہ فرما رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ دفتر کے لئے انفرادی رنگ میں اس مطالبہ کو پورا کرنا ممکن نہیں۔ جبکہ تعداد مجاہدین بیس ہزار کے قریب ہے۔ اس سلسلہ میں جملہ جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان تحریک جدید کو ہدایات بھجوا دی گئی ہیں کہ وہ مقامی طور پر فہرست تیار کریں جس میں ان سب احباب کو شامل کیا جائے جو انیس سالہ کتاب میں شمولیت کی شرائط پر پورے اتر سکے ہوں۔ اسلئے احباب کرام کو چاہیئے کہ وہ اپنے سیکرٹری صاحب کی فہرست میں اپنا نام اور چندوں کے جس قدر کوائف زبانی یا رسیدوں کی رو سے نوٹ کرا سکتے ہیں وہ مہیا فرما دیں۔ اس طرح جماعتوں کی طرف سے جو فہرستیں ملیں گی۔ ان پر انشاء اللہ کارروائی کرنے میں زیادہ سہولت ہوگی۔ اور حسابات کی صحت کے متعلق زیادہ اطمینان پیدا کیا جا سکے گا۔

البتہ وہ دوست جو کسی جماعت میں شامل نہ ہوں اور براہ راست مرکز سے تعلق رکھتے ہوں۔ ان کے مطالبہ پر انشاء اللہ ایک فارم ان کی خدمت میں بھجوا دیا جائے گا جس میں ضروری کوائف مہیا کرنا اس دوست کا کام ہوگا۔ اور ان کو الف کو شامل کتاب کرنا دفتر ہذا کا کام۔

آخر میں سیکرٹری صاحبان تحریک جدید سے مکرر درخواست ہے کہ وہ اپنے مقام کی مطلوبہ فہرست جلد سے جلد دفتر ہذا کو مہیا فرما کر عنداللہ ماجور فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تقرر امراء

امیر ضلع بہاولپور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ احمدپور شرقیہ کو تا ۳۰/۴/۶۷ امیر ضلع بہاولپور منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرما لیں۔

امیر ضلع منٹگمری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کو امیر ضلع منٹگمری تا ۳۰/۴/۶۸ منظور فرمایا ہے۔ اور ان کی بیماری کے ایام میں مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ صدر جماعت احمدیہ چک $\frac{33}{11 \cdot L}$ کو قائمقام امیر ضلع مقرر فرمایا ہے۔ متعلقہ احباب نوٹ فرما لیں۔

نائب امیر ضلع رحیم یار خاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب S.D.O محکمہ نہر کو بطور نائب امیر ضلع رحیم یار خاں مقرر فرمایا ہے۔ متعلقہ احباب نوٹ فرما لیں۔

ڈویژنل امیر حیدرآباد ڈویژن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی امیر ضلع تھرپارکر کو ڈویژنل امیر ضلع حیدرآباد ڈویژن تا ۳۰/۴/۶۸ منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرما لیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

قیادت ایثار اور پروگرام سہ ماہی رواں

سالانہ ہدایات میں سے تین امور پر جون، جولائی اور اگست میں غیر معمولی توجہ فرمائی جائے۔

(۱) بوجہ غربت کسی ایک فرد کو بھی فاقہ نہ کرنا پڑے لہٰذا اس مقصد کے کماحقہ حصول کے لئے ضروری ہے کہ زعماء کرام انصار اللہ اپنے اپنے حلقہ اور ماحول کا بڑی سنجیدگی سے جائزہ لیں۔

(۲) جسم، گھر اور ماحول کی صفائی کے لئے اس حد تک کوشش کی جائے کہ ارد گرد کے رہنے والے محسوس کرنے لگ جائیں کہ واقعی اس جہت میں کوئی قدم اٹھایا گیا ہے۔ تیسرے نمبر پر شجر کاری ہے۔ برسات کا موسم شروع ہونے والا ہے۔ یہ دن نئے پودے لگانے کے لئے بڑے ہی موزوں ہیں لہٰذا ابھی سے باقاعدہ پروگرام بنا کر اس طرف توجہ فرمائی جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (نائب قائد ایثار)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ داخلہ گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ پشاور

سی کام۔ ڈی کام کلاسز (شارٹ ہینڈ۔ اکاؤنٹنگ و ایڈوانسڈ سٹینو گرافی گروپس شارٹ کورسز

۱۔ یک سالہ کورس ٹائپ رائٹنگ

۲۔ 〃 〃 شارٹ ہینڈ (انگلش)

۳۔ 〃 〃 سیکرٹریل پریکٹس

ایوننگ کلاسز۔ ڈپلومہ ان کامرس جو انٹرمیڈیٹ کامرس کے برابر ہے اور بی کام میں داخلہ کے لئے ضروری شرط۔

چند وظائف۔ مالیت وظیفہ ۵۰/- ماہوار برائے بورڈ اس (رہائشی) غیر بورڈرس مالیت عام طلباء کی کل تعداد کا ۱۰ فیصد

کم از کم فیس فی کورس ۱۵/- زیادہ سے زیادہ ۲۰/-

درخواستیں ۱۵/۷/۶۶ تک پرنسپل سے (پ۔ٹ ۲۹/۶/۶۶)

۲۔ مستقل کمشن جنرل ڈیوٹیز (پائلٹ برانچ) پی اے ایف

تنخواہ دوران ٹریننگ ۱۷۰/- کمشن ملنے پر ۹۲۵/-

شرائط: غیر شادی شدہ۔ ایف اے (ایف ایس سی) سینیئر کیمبرج / جی سی ای۔ عمر ۱۵/۲/۱۷ تا ۲۲۔ جن کا نتیجہ امتحان انٹرمیڈیٹ نکلنے والا ہے وہ بھی انٹرویو دے سکتے ہیں۔ انٹرویو کے لئے ۲۱/۹/۶۶ تک کراچی۔ کوئٹہ۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ ڈھاکہ و چٹاگانگ میں سے کسی پی اے ایف کے مرکز بھرتی واطلاعات میں حاضری ضروری ہے (پ۔ٹ ۲۹/۶/۶۶)

۳۔ اسسٹنٹ سب انسپکٹرس پولیس ملتان رینج

لسٹ برائے انتخابات۔ تنخواہ ۱۲۵-۵-۱۷۵ سواری الاؤنس ۲۵/- وردی گھوڑا وغیرہ سرکاری۔ شرائط: سکونت ملتان ڈویژن۔ ایف اے عمر ۱۸ تا ۲۵ قد ۵ فٹ ۷ انچ چھاتی ۳۳" × ۳۴½"۔

درخواستیں بشمول کارڈ دفتر روزگار معرفت اپنے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس بنام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ملتان رینج ملتان ۱/۷/۶۶ تک (پ۔ٹ ۳۰/۶/۶۶)

۴۔ پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹرس پولیس ملتان رینج

انتخاب بذریعہ لسٹ۔ تنخواہ ۱۷۵-۱۰-۲۱۵-۱۵-۳۰۵ گریڈ میں ۲۰۵/- شروع سپیشل پے ۳۵/- یونیفارم سرکاری

شرائط: سکونت ملتان ڈویژن۔ لاگریجوایٹ۔ عمر ۱۸ تا ۳۰۔ قد ۵'۶" چھاتی ۳۳ × ۳۴½

درخواستیں بشمول کارڈ دفتر روزگار ۱۰/۷/۶۶ تک اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی معرفت بنام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ملتان رینج۔ ملتان (پ۔ٹ ۳۰/۶/۶۶)

(ناظر تعلیم)

امراء اضلاع کی اطلاع کیلئے ضروری اعلان

مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا۔

"آئندہ ہر جماعت کو سالانہ رپورٹ مرکز میں بھجوانی پڑے گی اور انہیں بھجوانی چاہیئے جس میں تمام شعبوں کا ذکر ہو۔ مثلاً اصلاح و ارشاد کے سلسلہ میں جماعت نے کیا کیا ہے؟ تعلیم کے سلسلہ میں جماعت نے کیا کیا ہے۔ غرض جتنے شعبے ہیں ان کے سلسلہ میں جماعت کو تفصیلی رپورٹ مرکز کو بھجوانی چاہیئے۔ اس کی ذمہ داری امراء اضلاع پر ڈالی جاتی ہے۔ امراء اضلاع اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ دیکھیں ان کے ضلع کی تمام جماعتیں اپنی سالانہ رپورٹیں مرکز کو بھجواتی ہیں اور وہ اس مجلس شوریٰ کے سامنے بھی اور خلیفہ وقت کے سامنے بھی جوابدہ ہوں گے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی روشنی میں امراء اضلاع کو تحریری طور پر خطوط کے ذریعہ توجہ دلائی گئی ہے۔ اخبار الفضل کے ذریعہ بھی جماعتوں اور امراء اضلاع کو تاکید کی جاتی ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اپنے ضلع کی ہر جماعت کی سالانہ رپورٹ بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

(ناظر اعلیٰ)

وصایا

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

نمبر ۱۳۵۱۴:۔ میں ایم ابراہیم ولد محمد ابوبکر صاحب قوم احمدی پیشہ ہینڈلوم عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن پینگاڈی ڈاک خانہ خاص ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے مکان اور فیکٹری ہینڈلوم پینگاڈی میں واقع ہے جس کا رقبہ اندازاً نصف ایکڑ ہے اور ان کی موجودہ بازاری قیمت اندازاً دس ہزار روپیہ ہے۔ میرا تجارتی سرمایہ اس فیکٹری میں سات ہزار روپیہ لگا ہوا ہے میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مجھے اس کاروبار سے ماہوار آمد اندازاً -/۱۵۰ روپے ہوتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری آئندہ بھی جو آمد ہوگی اور میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ ایم ابراہیم موصی۔

گواہ شد:۔ وین کنج احمد ولد احمد کٹی صاحب حال پینگاڈی۔ کیرالہ۔ انڈیا۔

گواہ شد:۔ ایس وی شمس الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ پینگاڈی۔ کیرالہ انڈیا۔

نمبر ۱۳۶۰۵:۔ میں مہتاب خاتون زوجہ یوسف حسین صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاک خانہ خاص ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر -/۲۱۰۰ روپیہ جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے

۲۔ زیور چندن ہار و انگوٹھی طلائی و کانٹے طلائی وزنی دس تولہ جن کی قیمت -/۱۲۱۳ روپیہ ہے میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری آمد کوئی نہیں ہے میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ:۔ مہتاب خاتون۔ موصیہ

گواہ شد:۔ سیٹھ محمد معین الدین امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن لال ٹیکری حیدرآباد دکن

گواہ شد:۔ یوسف حسین معین منزل محلہ سعیدآباد حیدرآباد۔ اندھرا

ضروری اعلان

جون ۱۹۶۶ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ جولائی تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔ (مینجر الفضل)

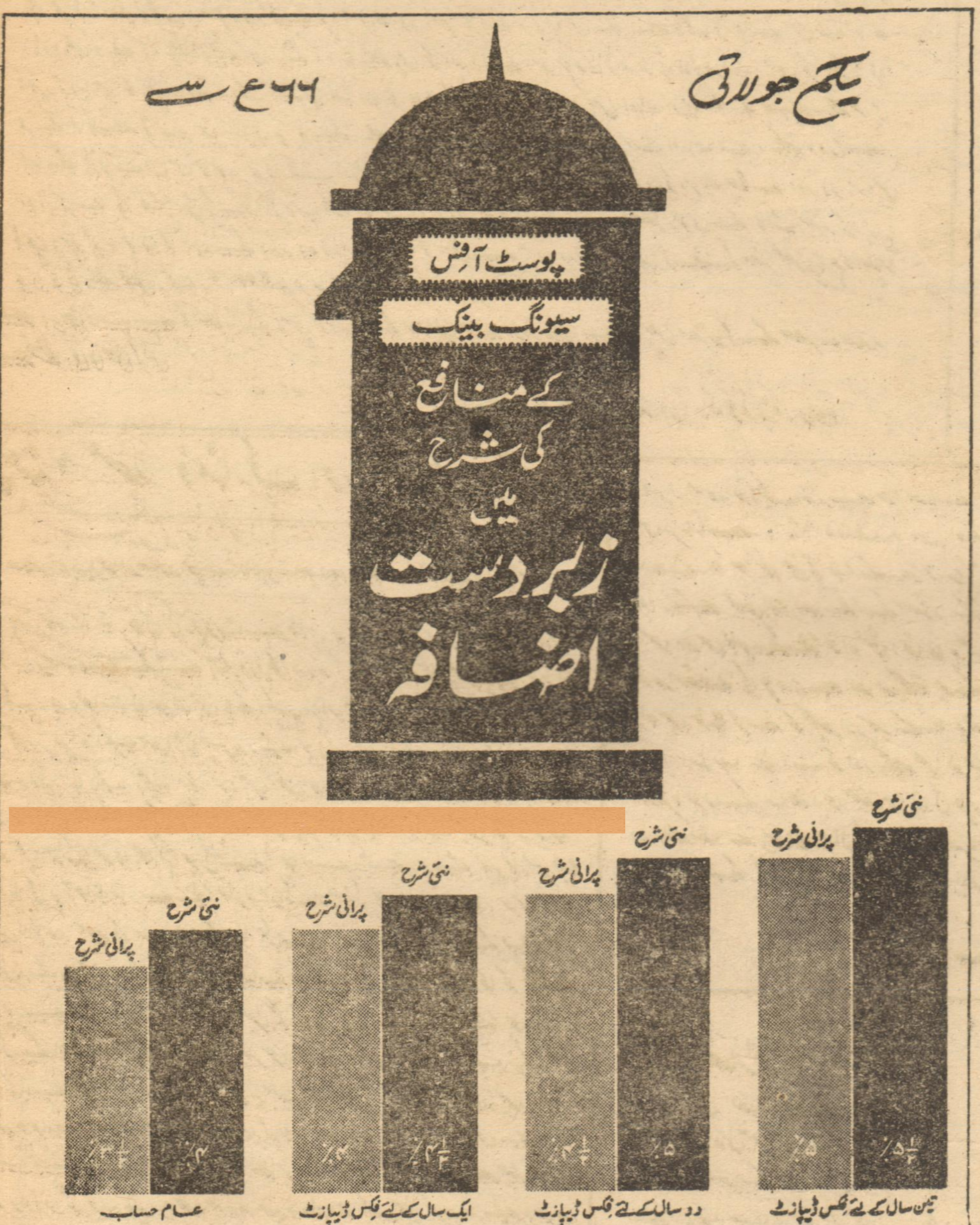

ملک بھر کے نو ہزار سے زائد ڈاکخانے عوام کے لئے بنکاری کی سہولتیں فراہم کر رہے ہیں آپ کسی بھی ڈاکخانے میں صرف دو روپے سے اپنا حساب کھول سکتے ہیں

بچت کیجیے

اگر آپ موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں تو ماہنامہ **انصار اللہ** کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے سالانہ چندہ صرف ۶ روپے

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جواں ہمت انصار کو کام کرنے کا موقع دیا جائے

بعض مجالس انصار اللہ میں اس مستعدی اور تندہی سے انصار اللہ کے لائحہ عمل پر عمل نہیں ہوتا جس کی کہ ضرورت ہے۔ دفتر کی طرف سے جب ایسی مجالس کے زعماء کو توجہ دلائی جاتی ہے تو بعض زعماء کی طرف سے ضعیف العمری کا عذر پیش کیا جاتا ہے ایسے زعماء کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

”میں سمجھتا ہوں بڑی عمر کے لوگوں کو ضرور یہ احساس اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے کہ وہ شباب کی عمر میں سے گزر کر اب ایک ایسے حصہ عمر سے گذر رہے ہیں جس میں دماغ تو سوچنے کے لئے موجود ہوتا ہے مگر زیادہ عمر گزرنے کے بعد ہاتھ پاؤں محنت مشقت کے کام کرنے کے قابل نہیں رہتے اس وجہ سے ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے کاموں کے سرانجام دینے کے لئے کچھ نوجوان سیکرٹری (چالیس سال کے اوپر کے مگر زیادہ عمر کے نہ ہوں) مقرر کریں جن کے ہاتھ پاؤں میں طاقت ہو اور وہ دوڑنے بھاگنے کا کام آسانی سے کر سکیں تاکہ ان کے کاموں میں سستی اور غفلت کے آثار پیدا نہ ہوں۔ میں سمجھتا ہوں اگر وہ چالیس سال سے پچپن سال کی عمر تک کے لوگوں پر نظر دوڑاتے تو انہیں ضرور اس عمر کے لوگوں میں سے ایسے لوگ مل جاتے جن کے ہاتھ پاؤں بھی ویسے ہی چلتے جیسے ان کے دماغ چلتے ہیں۔ مگر انہوں نے اس طرف توجہ نہ کی اور صرف انہیں کو سیکرٹری مقرر کر دیا جن کا نام میں نے ایک دفعہ لیا تھا حالانکہ ہر سیکرٹری کے ساتھ انہیں ایسے آدمی لگانے چاہیئے تھے جو اپنی عمر کے لحاظ سے گو خدام میں شامل نہ ہو سکتے تھے مگر اپنے اندر نوجوانوں کی سی ہمت اور طاقت رکھتے دوڑنے بھاگنے کی قوت ان میں موجود ہوتی محنت اور مشقت کے کام وہ باآسانی کر سکتے لوگوں کو بار بار جگانے اور بار بار انہیں بیدار کرنے کی کوشش کرتے۔ اگر اب بھی وہ ایسا کریں اور جواں ہمت انصار کو سیکرٹریوں کے نائب مقرر کر دیں تو میں امید کرتا ہوں کہ ان کے اندر وہ بیداری پیدا ہو سکتی ہے جس بیداری کو پیدا کرنے کے بغیر محض نام کا انصار اللہ ہونا کوئی معنے نہیں رکھتا۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۳ء)

زعماء سے درخواست ہے کہ حضور کے اس ارشاد کے مطابق حسب ضرورت اپنے نائبین مقرر کر کے حضرت صدر محترم سے منظوری حاصل کر لیں

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

احباب سے ضروری گزارش

یکم جولائی سے پوسٹ کارڈ کی قیمت سات پیسے ہو گئی ہے بعض احباب ابھی تک پانچ پیسے والے پوسٹ کارڈ بھجوا رہے ہیں جو مرکز میں بیرنگ ہو کر پہنچ رہے ہیں اور یہاں چار پیسے ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اس طرح بلاوجہ نقصان ہو رہا ہے۔

جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ پوسٹ کارڈ پر سات پیسے کا ٹکٹ لگایا کریں۔ جن احباب کے پاس پہلے سے خرید کردہ پوسٹ کارڈ ہیں وہ از راہ کرم انہیں ڈاک میں ڈالنے سے قبل ان پر مزید دو پیسے کا ٹکٹ ضرور لگا دیا کریں تاکہ یہاں چار پیسے نہ ادا کرنے پڑیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ کبھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا موجب ہے۔

(مینیجر)

چندہ مسجد ڈنمارک اور احمدی خواتین

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ہفتہ ۲۳ تا ۳۰ جون کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس ہفتہ میں کل وعدہ جات آٹھ سو سات روپے کے آئے ہیں اور کل چندہ آٹھ سو تیرہ روپے وصول ہوا ہے۔ گویا اس وقت تک وعدہ جات کی مقدار تین لاکھ اکیس ہزار تین سو ستر سٹھ روپے اور وصول دو لاکھ چھہتر ہزار ایک سو اڑتالیس روپے ہوئی ہے الحمد للہ علی ذالک۔ گزشتہ دنوں میں ایک ایک ہفتہ میں تین تین چار چار ہزار روپے وصول ہو رہے تھے۔ گزشتہ رفتار کو دیکھتے ہوئے اس ہفتہ میں وعدہ جات بھی کم وصول ہوئے ہیں اور وصولی بھی کم ہوئی ہے۔ ہمارے بڑھتے ہوئے کام کا اس طرح رک جانا یا کمی پر آجانا ہمارے لئے تشویشناک اور فکر کا باعث ہے۔ مومن کا قدم کبھی ٹھہرتا نہیں مسجد کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔ تعمیر کا کام تیزی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام لجنات کی عہدہ دار اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے پورے جوش کے ساتھ کام میں لگ جائیں۔ اور اپنے کئے ہوئے عہد کو پورا کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور سرخرو ہوں۔ جب ہم نے ایک نیک کام کا ارادہ کیا ہے تو اس کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچانا ہمارا فرض اولین ہے۔ جہاں عہدہ داروں کا کام چندہ کی وصولی کرنا ہے وہاں تمام خواتین سے میری درخواست ہے کہ وہ اس بات کا انتظار نہ کریں کہ کوئی ان سے چندہ لینے آئے تو وہ ادا کریں۔ بلکہ وہ خود چندہ عہدہ داروں تک پہنچائیں۔ اور اپنے وعدہ جات کی جلد از جلد ادائیگی کریں۔ جس بہن نے ابھی تک وعدہ نہیں لکھوایا وہ اس اعلان کو پڑھ کر اپنا وعدہ اپنی لجنہ کی عہدہ داروں کے پاس لکھوا دیں۔

اسلام کے غلبہ کے لئے بڑی ضرورت ہے کہ ہر ملک میں مسجدیں تعمیر کی جائیں تا ہر شہر میں اسلام کا ایک ایسا مرکز ہو جہاں سے خدائے واحد کا نام بلند ہو۔ اور اسلام کی تبلیغ ہو۔ اگر آپ خود تبلیغ نہیں کر سکتیں تو کم سے کم قربانی یہ ہے کہ اسلام کی سربلندی کے لئے اور مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ دیں۔ پھر یہ مسجد تو ایک نذر ہے خدا تعالےٰ کی راہ میں۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ وَمَآ اَنفَقتُم مِّن نَّفَقَةٍ اَو نَذَرتُم مِّن نَّذرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعلَمُهٗ جو کچھ بھی تم خدا کے لئے خرچ کرو یا جو کچھ بھی نذر مانو اللہ اسے یقیناً جانتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ کے حضور کئے گئے وعدہ کو جلد از جلد پورا کرو۔ اور اس مقدس کام کے لئے خواہ تنگی اٹھانی پڑے اور اخراجات کم کرنے پڑیں اس کو خدا تعالےٰ کی طرف سے انعام سمجھتے ہوئے سب خرچوں سے مقدم خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے کو سمجھو اور مسجد کے لئے بڑھ چڑھ کر چندہ دو۔

اللہ تعالےٰ آپ کو اور مجھے بھی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اتحاد، تنظیم اور قربانیوں کے ساتھ اپنی حقیقی منزل کی طرف آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں اور اللہ تعالےٰ ہمیں ان اعمال کی توفیق عطا فرمائے جو اس کے فضل کے جاذب ہوں۔ جن کے نتیجہ میں اسلام کو طاقت اور شوکت حاصل ہو۔ اللھم آمین

خاکسار مریم صدیقہ
(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

زعمائے انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجلس انصار اللہ کے مالی سال کا نصف اول ختم ہونے کو ہے تمام مجالس کے زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس کے بجٹ اور وصولی کا جائزہ لیں۔ اور اپنے ذمہ کا بقایا جلد تر مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

قائد مال
انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴